زندگی ہو تُم
محمد شعیب
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

زندگی ہو تم

محمد شعیب

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

پاک سوسائٹی کے تحت شائع ہونے والے افسانہ "زندگی ہو تم" کے حقوق طبع و نقل بحق ویب سائٹ Paksociety.com اور مصنف (محمد شعیب) محفوظ ہیں۔

کسی بھی فرد، ادارے، ڈائجسٹ، ویب سائٹ، ایپلیکیشن اور انٹرنیٹ کسی کے لئے بھی اس کے کسی حصے کی اشاعت یا کسی بھی ٹیوی چینل پر ڈرامہ و ڈرامائی تشکیل و ناول کی قسط کے کسی بھی طرح کے استعمال سے پہلے پبلشر (پاک سوسائٹی) سے تحریری اجازت لینا ضروری ہے۔ بہ صورت دیگر ادارہ قانونی چارہ جوئی اور بھاری جرمانہ عائد کرنے کا حق رکھتا ہے۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com

http://paksociety.com

"میری زندگی ہو تم۔۔۔" آنکھ کھلتے ہی یہ الفاظ اس کے کانوں میں سرگوشی کرنے لگے۔ آج اس کو بچھڑے ایک سال بیت چکا تھا۔ مگر اس کے کہے گئے الفاظ آج بھی تازہ تھے۔ آج بھی وہ ان الفاظ کی خوشبو اپنے کمرے میں موجود ہر شے سے محسوس کر سکتی تھی۔ دیوار کے ساتھ لٹکی فوٹو فریم میں اس کا مسکراتا چہرہ آج بھی اس پل کی یاد تازہ کر رہا تھا جس دن وہ پہلی بار ایک دوسرے سے ملے تھے۔ اس دن بھی چودہ تاریخ تھی۔ یاسر اپنے والدین کے ہمراہ اس کے گھر رشتہ لے کر آیا تھا۔ اس دن اس نے پہلی بار شیفون کی ساڑھی زیب تن کی تھی۔ پہلی ملاقات میں ہی یاسر اس کے حسن کا دیوانہ ہو گیا تھا۔ وہ بھی اسے پسند کرنے لگی تھی۔ شادی اگرچہ والدین کی مرضی سے ہو رہی تھی مگر شادی سے پہلے ہی وہ ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار ہو چکے تھے۔ ایک دن جب وہ شادی کے بعد اس کے ساتھ لاثانیہ ہوٹل میں لنچ کر رہا تھا تو اس نے اپنے تاثرات کی وضاحت کی۔

"تم جانتی ہو، میری ہمیشہ سے خواہش تھی کہ میں اس لڑکی سے شادی کروں، جس سے میں محبت کرتا ہوں، جو مجھ سے محبت کرتی ہے مگر ڈرتا تھا کہ کہیں محبت کی شادی ناکام نہ ہو جائے۔ اور دیکھو، جس دن میرے والدین تمہارے گھر میرا پروپوزل لے کر گئے، اسی دن مجھے تم سے محبت ہو گئی اور میری یہ خوہش پوری ہو گئی" اس کی جھیل آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

"شادی وہ ناکام ہوتی ہے، جس میں بڑوں کی رضامندی شامل نہ ہو اور ویسے بھی ایسی شادی یا خوشی کا کیا فائدہ جس میں والدین ہی خوش نہ ہوں۔۔" مسکرا کر جواب دیا

"لیکن اللہ کا شکر ہے ہماری شادی میں ایسا کچھ نہیں ہوا۔ ہم بھی راضی اور ہمارے والدین بھی۔۔" اس کے ہاتھوں کو نرمی سے چھوتے ہوئے کہا

"جب سب ہوں راضی تو کیا کرے گی اداسی۔۔!" قہقہ لگا کر جواب دیا

ایک بار پھر اسے اپنے ہی قہقہے کی آواز سنائی دی۔ وہ بستر سے اٹھ کر یاسر کی تصویر کے پاس گئی۔ اس کو اتارا اور اپنے سینے سے لگایا۔ اشک خود بخود رواں ہو گئے۔ ایک سرگوشی اس کے کانوں میں گونجی۔

”آج کے بعد تمہاری آنکھوں سے یہ آنسو گرنے نہیں چاہئے۔ تم اچھی طرح جانتی ہو تمہارے آنسو میری کمزوری ہیں۔ تمہیں روتا ہوا دیکھ کر میرا دم نکل جاتا ہے۔۔“ رات کو دیر سے آنے کی وجہ سے اس نے جھوٹے ٹسوے بہائے، اس کے جھوٹے ٹسوئوں کو دیکھ کر یاسر ایموشنل ہو گیا

”خبر دار۔۔! آئندہ یہ مت کہنا! تم ہو تو میں ہوں۔۔۔ میری زندگی تم سے شروع ہوتی ہے اور تم پر ختم ہوتی ہے۔ تمہارے بنا میری حیثیت اس تنکے کی طرح ہے جسے ہوا کا جھونکا کہیں بھی لے جا سکتا ہے۔۔“ اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ کر اپنے دل کی بات کہی۔

”لیکن ضروری تو نہیں کہ میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہوں۔ لیکن ایک وعدہ کرو مجھ سے میں رہوں نہ رہوں میری وفا کو ہمیشہ یاد رکھو گی۔۔“

آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے اس نے تصویر دیوار پر لٹکا دی۔ مگر اس کی یادیں اب بھی اس کو ستا رہی تھیں۔ صبح ہوتے ہی اس کا بوسہ لینا۔ پیار سے اس کے ہاتھوں کو تھامنا۔ اس کی باہنوں کی خوشبو، اس کی سانسوں کی مہک وہ آج بھی اس کمرے میں محسوس کر سکتی تھی۔ شادی کی رات سے اس کالی رات تک جب اس کا دم اس کی باہنوں میں نکلا تھا۔ ایک ایک پل اس کے دل و دماغ میں کسی فلم کی ریل کی طرح گھوم رہا تھا۔

اس رات وہ لانگ ڈرائیو سے لوٹ رہے تھے۔ ابرِ کرم پچھلے ایک گھنٹہ سے برس رہا تھا۔ یاسر کی رومانوی نظریں، اس کے دیدارِ جام سے سیراب ہو رہی تھیں۔ تب اچانک ایک ٹرک سے ان کی کار کا تصادم ہوا۔ یاسر کے سر پر خاصی چوٹیں آئیں جبکہ مہوش کو صرف خراشیں آئیں۔ وہ جلدی سے کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلی اور یاسر کو باہر نکالا۔ وہ نیم بے ہوشی میں تھا۔ اس کی نظریں اب بھی مہوش کے دیدارِ جام سے سیراب ہو رہی تھیں۔ اس کی آخری خواہش بھی پوری ہو گئی۔ اس کا دم اپنے محبوب کی باہنوں میں نکل رہا تھا۔ مہوش کی پکار ابرِ کرم کی نظر ہو گئی۔ بارش کے قطروں نے آنسوئوں کو سمیٹ لیا۔ یاسر کے الفاظ جو اس نے کچھ دیر پہلے کہے تھے، فضائوں میں گونجنے لگے

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com
http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

پاک سوسائٹی خاص کیوں ہیں:-

ہائی کوالٹی پی ڈی ایف

ایڈ فری لنکس

ایک کلک سے ڈاؤنلوڈ

ڈاؤنلوڈ اور آن لائن ریڈنگ ایک پیج پر

کتاب کی مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ

ناولز اور عمران سیریز کی مُکمل رینج

Click on http://paksociety.com to Visit Us

پاک سوسائٹی کو فیس بُک پر جوائن کریں http://fb.com/paksociety

پاک سوسائٹی کو ٹوئٹر پر جوائن کریں http://twitter.com/paksociety1

پاک سوسائٹی کو گُوگل پلس پر جوائن کریں https://plus.google.com/112999726194960503629

ہمیں وزٹ کرنے کے لئے ہماراویب ایڈریس براوزر میں لکھیں یا گُوگل میں پاک سوسائٹی تلاش کریں۔

اپنے دوست احباب اور فیملی کو ہماری ویب سائیٹ کا بتا کر پاکستان کی آن لائن لائبریری کا ممبر بنائیں۔

اِس خوبصورت ویب سائٹ کو چلانے کے لئے ہر ماہ کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے، اگر آپ مالی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ہم سے فیس بک پر رابطہ کریں۔۔۔

ہمیں فیس بک پر لائک کریں اور ہر کتاب اپنی وال پر دیکھنے کے لئے امیج پر دی گئی ہدایات پر عمل کریں:-

http://paksociety.com

"اگر قدرت نے ہم دونوں میں سے ایک کی زندگی لکھی ہے تو میری دعا ہے کہ وہ تمہاری ہو کیونکہ میری زندگی تم ہو۔ تمہاری سانسیں، دراصل میری سانسیں ہیں۔ تمہارا وجود، دراصل میرا وجود ہے۔ میری زندگی ہو تم۔۔۔"شائد وہ کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا مگر زندگی نے ساتھ نہ دیا

"مہوش بیٹا! روتے نہیں ہیں۔۔"یاسر کی امی کی آواز اس کو یادِ ماضی سے باہر لے آئی

اس نے اپنے آنسوئوں کو صاف کیا اور چہرے پر مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف دیکھا۔

"تمہارا صرف یاسر سے ہی تو رشتہ نہیں تھا۔ صرف یاسر ہی تو تم سے محبت نہیں کرتا تھا۔ ہم سب بھی تو ہیں۔ ہم سب کو تمہاری ضرورت ہے۔۔ اگر تم ہی اس طرح ہار مان لو گی تو۔۔۔ بھلا ہمیں کون سنبھالے گا۔۔"اس کے چہرے کی لکیروں کو پڑھ کر اپنے غم کا بھی اظہار کیا

"امی۔۔۔ آپ کی انہی باتوں سے تو مجھے حوصلہ ملتا ہے، جینے کی تمنا جنم لیتی ہے۔"اپنی آواز میں جوش لانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے مزید کہا

"اور ویسے بھی امی۔۔۔ یہ آنسو غم کے نہیں، بلکہ خوشی کے تھے۔ میں تو اپنی قسمت پر رشک کر رہی تھی کہ جتنا پیار مجھے آپ سب ملا اتنا تو شائد میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔"

"پیار کریں بھی کیوں نا؟ آخر تم ہمارے بیٹے کی نشانی تو ہو۔۔۔"یہ سنتے ہی وہ اس کے گلے لگ کر اپنی قسمت پر رشک کرنے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شُد

آپکی قیمتی رائے کا انتظار رہے گا۔۔

http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com http://paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام